رافضیت وناصبیت

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ كُنْتُ اَسْتَشْكِلُ تَوْثِيقَهُمُ النَّاصِبِيَّ غَالِيًّا وَتَوْهِينَهُمُ الشِّيعَةَ مُطْلَقًا وَلَا سِيَّمَا أَنَّ عَلِيًّا وَرَدَ فِي حَقِّهِ «لَا يُحِبُّهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُ إِلَّا مُنَافِقٌ» ثُمَّ ظَهَرَ لِي فِي الْجَوَابِ عَنْ ذٰلِكَ أَنَّ الْبُغْضَ هَا هُنَا مُقَيَّدٌ بِسَبَبٍ وَهُوَ كَوْنُهُ نَصَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ مِنَ الطَّبْعِ الْبَشَرِيِّ بُغْضَ مَنْ وَقَعَتْ مِنْهُ إِسَاءَةٌ فِي حَقِّ الْمُبْغَضِ وَالْحُبُّ بِعَكْسِهٖ وَذٰلِكَ مَا يَرْجِعُ إِلٰى أُمُورِ الدُّنْيَا غَالِبًا وَالْخَبَرُ فِي حُبِّ عَلِيٍّ وَبُغْضِهٖ لَيْسَ عَلَى الْعُمُومِ فَقَدْ أَحَبَّهُ مَنْ أَفْرَطَ فِيهِ حَتَّى ادَّعٰى أَنَّهُ نَبِيٌّ أَوْ أَنَّهُ إِلٰهٌ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ إِفْكِهِمْ وَالَّذِي وَرَدَ فِي حَقِّ عَلِيٍّ مِنْ ذٰلِكَ قَدْ وَرَدَ مِثْلُهُ فِي حَقِّ الْأَنْصَارِ وَأَجَابَ عَنْهُ الْعُلَمَاءُ أَنَّ بُغْضَهُمْ لِأَجْلِ النَّصْرِ كَانَ ذٰلِكَ عَلَامَةَ نِفَاقِهٖ وَبِالْعَكْسِ فَكَذَا يُقَالُ فِي حَقِّ عَلِيٍّ وَأَيْضًا فَأَكْثَرُ مَنْ يُوصَفُ بِالنَّصْبِ

يَكُونُ مَشْهُورًا بِصِدْقِ اللَّهْجَةِ وَالتَّمَسُّكِ بِأُمُورِ الدِّيَانَةِ بِخِلَافِ مَنْ يُوصَفُ بِالرَّفْضِ فَإِنَّ غَالِبَهُمْ كَاذِبٌ وَلَا يَتَوَرَّعُ فِي الْإِخْبَارِ وَالْأَصْلُ فِيهِ أَنَّ النَّاصِبَةَ اعْتَقَدُوا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ عُثْمَانَ أَوْ كَانَ أَعَانَ عَلَيْهِ فَكَانَ بُغْضُهُمْ لَهٗ دِيَانَةٌ بِزَعْمِهِمْ ثُمَّ انْضَافَ إِلٰى ذٰلِكَ أَنَّ مِنْهُمْ مَنْ قُتِلَتْ أَقَارِبُهٗ فِي حُرُوبِ عَلِيٍّ.

''میرے لیے یہ سمجھنا مشکل تھا کہ اہل علم نے غالی ناصبیوں کی توثیق اور شیعہ کی مطلقاً تضعیف کیوں کی؟ خاص کر جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ حدیث بھی ہے کہ ''علی سے محبت صرف مؤمن کرتا ہے اور اس سے بغض صرف منافق رکھتا ہے۔'' پھر مجھے اس کا جواب سمجھ آ گیا کہ یہاں بغض کا ایک خاص سبب ذکر ہوا ہے اور وہ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت وتائید کرنا ہے، کیونکہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اس شخص سے بغض رکھتا ہے، جو اس کے محبوب کی برائی کرتا ہو اور اس کے برعکس اس سے محبت کرتا ہے، جو (اس کے محبوب سے) محبت کرے۔ عموماً ایسا دنیاوی اُمور میں ہوتا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت اور بغض والی حدیث (کے معنی) میں عموم نہیں ہے۔ کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں غلو کرنے والا بھی آپ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے، یہاں تک کہ اس نے آپ کے نبی ہونے کا دعویٰ کر رکھا ہے یا آپ کو الٰہ سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ ان (روافض) کے بہتانوں سے بہت بلند ہے۔ اور جو الفاظ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے

حق میں وارد ہوئے، وہی الفاظ انصار کے بارے میں بھی آئے ہیں، اس حوالہ سے بھی اہل علم نے جواب دیا کہ انصار سے بغض ان کی (نبی کریم ﷺ کی) نصرت وتائید کرنے کی وجہ سے ہے، اسی (بغض) کو نفاق کی علامت کہا گیا ہے اور محبت کو ایمان کی علامت۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وارد الفاظ کا بھی یہی معنی ومفہوم ہے۔ نیز اکثر ناصبی سچائی اور دیانت داری میں مشہور ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ناصبی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا یا اس پر معاونت کی، تو ان کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنا ان کے زعم کے مطابق دیانت پر مبنی ہے، نیز اس وجہ سے بھی کہ کچھ ناصبیوں کے رشتہ دار سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہونے والی جنگوں میں قتل کر دیے گئے تھے۔ جبکہ روافض میں اکثر جھوٹے اور حدیث بیان کرنے میں غیر محتاط ہیں۔''

(تہذیب التّہذیب : 458/8)